رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۳



توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا، بلکہ ایک حکیم کی طرح قابلِ مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر شکوہ بجا ہے۔ مگر کمی پر تیوریاں چڑھانا بے جا ہے کیونکہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جنت۔ سال کی عنایات بیہودے و رعایت کہ جو بھی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے مطابق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیج کر آپ مستقل خریداری کر کے ایک سال تک پڑھ سکتے ہیں۔ ورنہ منیجر شاد و سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ غلام و دام نہیں تو قدر کرنے سے فائدہ اٹھائیں، مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلافِ حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکخانے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خُپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے روانہ ہونے کے عقب میں پانچ چار خطوط منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو لفافے ہر شمارے پر نمبر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں نا خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی نمبر روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب دو ڈاک یا دو ہفتے میں نہ آیا تو زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تجدید خریداری منظور ہو تو اطلاعی پرچہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہر اپنی تحریر کا خود ذمہ دار ہے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی ترقی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو ورنہ۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چِٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۸

مضامین پنچ

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۹ء

مراسلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر اودھ پنچ لکھنؤ زاد لطفہ

تسلیم۔ مزاج مبارک۔ دیگر یہ کہ جو غزل مع اعتراض و جواب اعتراض آپ اپنے مؤقر نامہ میں شائع فرمادیں تو دل سے شکر گزار ہوں گا۔ اور ایک ۲ آنہ کا ٹکٹ بھی برائے ملاحظہ روانہ ہے آپ ایک روزنامہ بھی ارسال فرمادیجیے گا تاکہ میں آپ کی عنایت اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ممنون و رہین منت ہوں فقط

نیازمند ام عبدالحق ستم بنارسی

غزل

کسی کی دسترس میں یہ نقشہ روز ہجران تھا
جو اٹھا تو پریشاں تھا جو بیٹھا تو پریشاں تھا
جبھی تو رنگ بے صبر و صبوری میں پریشاں تھا
پئے وحشت خاک ہی میری غبار کوئے جاناں تھا
اسی کو دو دمانہ حسن کا مجاز کہتا ہے
یہ ہر نرگس پھر گیا تیرا گلستاں ہی گلستاں تھا
نظر کے سامنے تھا کوچہ جاناں کہ دم ...
قضا آئی کہاں جھک کر ہاں کا جسکو ارماں تھا
نہ دیکھ کر وحشت میں گھبرا کے میری جاں نکل جاتی
چمن سے دم الجھتا تھا بیاباں تو بیاباں تھا
اسیروں کی ادا کثرت سے خلق سے ہم نے جن کو
وہ صحرا نے جو یکی ہے سو مقفل بابِ زنداں تھا
کھلی آنکھیں نہ میری عمر بھر ہوا ستم
وہ جلوہ جاں جاں میں خواب تھا لیکن پریشاں تھا

مندرجہ بالا غزل کے دوسرے مطلع کے مصرع ثانی پر جناب حکیم جلال صاحب نالہ شاگرد حضرت بیخود صاحب دہلوی و جناب منشی غلام حسین المخاطب قوم بنارسی و جناب کاظم حسین صاحب کاظم بنارسی کا یہ اعتراض تھا کہ وحشت خاک نہ ہے بلکہ یہ ہونا چاہیے کیونکہ جائز ہی نہیں کہ کچھ اور بھی کرم فرما میں جو اس بابت ہمیں تو اعتراض کرتے ہیں مگر وہ ہر دو اعتراض سے گریز کرتے ہیں لہذا میں اس اعتراض کا جواب شائع کرتا ہوں امید ہے حضرات کی یہ شکایت رفع ہو جائیگی وہ مہربانی فرما کر اسی اخبار کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع فرمادیں۔

جواب اعتراض

مصرع۔ پئے وحشت خاک ہی میری غبار کوئے جاناں تھا

نثر۔ میری (ہی) پئے وحشت خاک غبار کوئے جاناں تھا۔

(۱) جب سب میں الفعال و قسمی کی تذکیر و تانیث کا کوئی قاعدہ زبان اردو میں مقرر نہیں ہے کبھی فعل کی تذکیر و تانیث اسم کے لحاظ سے ہوتی ہے کبھی خبر کی رعایت سے یہ چند مثالیں مسلم الثبوت استادوں کے کلام سے پیش کرتا ہوں جنہیں دہلی اور لکھنؤ کی شاعری کے رکن ہی ہیں ملاحظہ خاطر ہوں۔

(الف) دریائے محبت پارا اترنے کے واسطے
تیغ قضیہ بازی کی بھی کاہل ہوا (ذوق)

(ب) جوہر ہیں ہر شعاع شمس سے
ہوگیا ہے خدنگ سوتے کا (ناسخ)

(ج) ادھر تو فرض عہد اور ادھر تو یاد
بچا لی کہ میری قسمت سے ہوگیا ذلیا (ظہیر)

(د) اے آنکہ کی بجلی جو مجھی جادو کا نشانہ ہوگیا۔

جو اصحاب جواب الجواب اعتراض کا قصد فرمائیں وہ مہربانی فرما کر دلیل و دلائل اور واضح طور سے شائع فرمائیں ذاتی رائے ذوق و ناسخ جیسے اساتذہ فن کے مقابلہ میں کوئی چیز نہ سمجھی جائے گی۔ فقط ستم بنارسی

پنچ

ام عبدالحق ستم نمبر ۴۷/۲۴ بازار صحانہ شہر بنارس

حضرت!

آپ کا مراسلہ بعینہٖ شائع کیا جاتا ہے بہتر یہی صورت ایک ہی مطلع تھا گر حضور نے اس بنا لینے سے پوری غزل عنایت فرمائی اس کا شکریہ قبول فرمائیے۔ مطلع مذکور میں وحشت خاک مبتدا ہے اور غبار مسند اس۔ ایک ہے مؤنث دوسرا ہے مذکر ایسی حالت میں مسند الیہ فعل یا علامت خبر کی نسبت تانیث و تذکیر خبر ہی سے ہوتی ہے۔ مسند ہے یہ اور اگر کوئی جیب جب ہیں۔ فارسی میں تذکیر و تانیث کا جھگڑا ہی نہیں یعنی وہاں مذکر و مؤنث میں کوئی تنازع رجھگڑا نہیں ہوتا۔ اردو کی صرف و نحو میں اصطلاحات عربی لیے ہیں مگر تعبیر اصطلاح میں فرق ہے۔ بہرحال آپ خاک کی تانیث کا لحاظ کرتے تو یہی کہہ سکتے تھے اور غبار کی تذکیر کا پاس بھی بیجا نہیں ہو لوگ اعتراض میں اٹھوں نے ام دو کی اس بیچ پر غور نہیں کیا۔

وحشت خاک کی بصورت غبار کی شکل میں گردش تھی گرد ہوا نہ بنانے والی ترکیب ہے۔ خصوصاً آخر کلمہ پر مؤنث مذکر ہونے کی آرزو میں مبتلا ہے۔ اور جو تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جملوں کی تنقیح ہوگئیں۔ معاملہ اشعار کی پسند پر موقوف ہے اس قسم کے جملوں میں اگر وہ تانیث کی علامت پر بنائے فصاحت فصیح سمجھتے ہوں تو شعرا ان کی مرضی دونوں ہی کہیں: وحشت خاک میری غبار کوئے جاناں تھی یا بالعکس اسکے علامت مذکر ہے جو ترکیب کہیں جا پہنچا۔

جو سند میں آپ نے پیش فرمائی ہیں وہ صحیح ہیں مگر ان کے لحاظ سے ڈھونڈنے سے ملیں تو وہ بھی صحیح ہوں گی لہذا لفظی تانیث و تذکیر کے تنازع میں دونوں کو روا رکھنا چاہیے۔ اس فیصلے کے بعد اگر کوئی صاحب اثبات دعوے یا ابطال دعوے کے متعلق ضروری بحث فرمائیں گے تو وہ بھی درج ہوگا۔ مطلب یہ ہے۔ فقط۔ پنچ۔

کیا بھول گئے

ہندوستان کے مختلف مقامات میں دو شعبان المعظم ۱۳۴۸ھ مطابق ... ۱۹۲۹ء کو جو آسمان پر ماہ جب چاند ہوا نکلا ... مبارک تاریخ قریب ہوگئی۔
جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام ... ظاہر کیا تھا کہ ہم سب مسلمان اپنے آقا و مولا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا کو منور کیا ... اس ۲ سالی شمار ... یادگار منانے کا آج سال ... ہے۔
وہ مبارک اسلام کو ذکر رسول پاک کریں۔ ہر شہر میں ایک عظیم الشان جلسہ کریں جس میں ... کی شکل میں ... ڈالیں۔ ہر شہر میں مقامی حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اس ۲ سالی شمارت کی یادگار منائی جائے۔

امید ہے کہ ہر اسلامی اخبارات میں یہ سطور شائع کردی جائیں گی۔

حبیب علی عبدالرسول ستار کر
(ایڈیٹر نسیم سحر جبلپور)

سب خیریت ہے سب کمیم گشل

منجانب جان بلب ۱۹۲۹ء

ڈیر مسٹر پنچ۔

آپ کی مزاج پرسی اور شائستگی کا شکریہ۔ فی الحقیقت مزاج پرسی کے قابل حضور کا حال ہے؟ جو کابل، ڈاکو فرمانروایان، غریباروں کے حشر میں مرتے رہتے ہیں، انتظام کر دیا گیا۔ عذر قبول کرنے والے ہوتے ہیں، گو اس احساس کے اپنی کمی کی آزادی یا انحراف۔ اینجانب قبول آپ کے آزادی ۔۔۔ دوسرے ۔۔۔ شکل ۔۔۔ مشروطیت ۔۔۔ دیباچہ ۔۔۔ دنیا میں ۔۔۔ آپ ۔۔۔ کیا ہو تمام انسانی ۔۔۔ شیطان کے سامنے ۔۔۔ بھائیو ۔۔۔ تمام ۔۔۔ کی کھڑی ۔۔۔ باہمہ ۔۔۔

مگر جناب کا الزام شہداءِ قوم کی سمع خراشی پر آ کر گر پہنچ جائے تو مجھے شکوہ ہے کہ دیکھئے حال کی انجیر گزشتہ، انجام اچھا ہے وہی جس کا آل ہے" اگر خدا نے جناب کے دل وسعت منزل میں خدا ہی حسن ظن کی گنجائش رکھی ہے تو آپ یہ ضرور محسوس کریں گے کہ آپ سے پہلا پھندا ڈالنے کی کوشش نے یہ بڑی خیر کی ہے؟ ابھی ایک نہیں کئی جگہ خیر کے (۱) جلتے ہی ذکر، حاضر الوقت جان بلب ہوئے ہوتے والے سنگ سینہ زمین، ہاتھ پاؤں، اپنے مستقین

پانیسر روح و لیڈروں کی تقریریں اور گولے ۔۔۔ پہلو وہ بھی اپنی شکل صدری کا کام کا لکھنا ساستی کی شکلوں نے چار کی ۔۔۔ دیکھ کے اسی سے کے اوپر تب سرزائی پیدا ہوتی۔ نادر پاک کی زوال کیا یہ خیریت کی دلیل نہیں ہے؟

بچا ہوں ہوں دل نہیں حاجت فرہاد کی
دل جل رہا ہے کس کو ہوس ہے کباب کی

(۲) اینجانب کے پہلو ڈالنے کابل میں جو آگ لگائی تھی اُس پر کس نے خاک ڈالی؟ دیکھیے اب مرغ ۔۔۔ گیا ہے۔ یہ سعا آگ کے وجود پہلا کرتا ہے شعلہ کے وجود ہالی نہیں۔ شیطان کے ۔۔۔ آگ ۔۔۔ مستقل ۔۔۔ آزادی شعلہ کی صورت اختیار کر لے آگ ہی کیا جو بھی سے ۔۔۔ کی ۔۔۔



"ایک پیش ہونے والا رزولیوشن"
"اگر بوس است ہمیں قدر بس است"

کہ ان کے سر پھینک دیتے ہیں۔ جیسے فرصت ہوئی اینجانب کی حرکت (یعنی تنہائی کی جدائی) سے اپنے خدمات میں کوئی تعرض نہیں کیا۔ ان صاحب کی

تیر کے ۔۔۔ بر دگر دگر ہے

حالانکہ آپ دو سال عمل تھے اور فرض کی ۔۔۔ کر تا شیخا شاد ۔۔۔ اینجانب کا زرستانہ ۔۔۔ کہ آپ کے مصور ۔۔۔ آپ کے ارستان پر سلطہ ۔۔۔ دوسرے ممالک ۔۔۔ کی ۔۔۔

کے لیے اپنے بال بچوں کے لیے رہنے سہنے قبیلے کے لیے عذاب جان تھے ان سب کو پنجہ سے نے بلا لیا گیا۔ کیا مسنون کر ابلیس کی زندگی سے فائدہ ہی کیا تھا؟ چین سے بیٹھے رہو ہیں۔ دیکھیے اگر میں یہ حرکت نہ کرتا تو دنیا کہتی اگر ہو گئے تو فتوی نہ دیتے کہ خدا کی کمی سے غریبی جان میں نہ ۔۔۔ بیماریوں کا علاج روز روز ۔۔۔ ہم پھر کے کرنا۔ ہندوستانی مجلس اور ۔۔۔ لڑکے ۔۔۔ اور ۔۔۔ کے ۔۔۔

خفندگی طاری ہو گئی جب تک اینجانب کا دم ہے یہ گڑبڑ نہ ہو گی۔ آگے کا ذمہ دار کوئی اور ہے میں نہیں ہوں۔ تو جناب کیا یہ خیریت نہیں ہے؟ کیا خیریت کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟

(۳) سال ماضی میں ہندو اور مسلمان آزادی عوام مستعد ہو بیٹھے تھے۔ اینجانب ہی کا ۔۔۔ جو کشن جلاد کے ہول ۔۔۔ اتفاق ۔۔۔ اتحاد رہی ۔۔۔ میں ہی ۔۔۔

جہاں نہیں شامل شمار ہے لوئی بات ہو بھی تو
پس یہی جناب اس بات میں شامل ذکر ہے
۴ ہے۔

(۳) مشہور ہے ایک لمبا لمبا پرچہ کہلاتا
شکوہ یا کاغذ جس کی مسلا میں بڑا تماشا اس کا
نام بھول گئے تھے یہ بھی نہ جانتے تھے کہ اس میں
جو کچھ لکھا ہے وہ تقدیر کے لکھے کی طرح کبھی مٹا
بھی گیا یا نہیں۔ انجناب نے وزیر سے کے ملا کر
سمجھوتا کہ یہاں سندی ہے کاغذ کو اٹھا کے دیکھیں
پھر کیا ہی ہے یا نہیں؟ انھوں نے گھبرا کے اسے
کھولا۔ [illegible] یہ تو اعلان آزادی ہے [illegible]
غلاموں کے [illegible] بیچارے [illegible] کے
[illegible] پینشن پر [illegible]
چالو پر [illegible] ولایت بھیجتے کام
جو کچھ کیا [illegible] جائے یا ان کا دل جلتے یا
ان کا [illegible] جل جائے مگر اتنا ہم نے بھی سن لیا کہ
انھوں نے حکومت سے پوچھا [illegible]
[illegible] کاغذ میں لکھا ہے؟ [illegible] حکومت نے جواب دیا
[illegible] گرد [illegible] ہندوستان کے [illegible]
کے سامنے [illegible] یہاں سے جب جاتے اپنے
دارالحکومت (لندن) [illegible] وہاں [illegible] کے
[illegible] نہیں خالی [illegible] ہاتھ [illegible] کتنا [illegible]
[illegible]
[illegible] اگر آپ کے دل
میں ذرا بھی انصاف ہو تو کہہ دیجیے کہ یہ علامت
خیریت ہے یا نہیں؟

اسکو بھولنا نہ چاہیے کہنا
جو کہ تیرہ سال اس طرف جائے اور تیرہ سال [illegible]
[illegible] مصرعے کی [illegible]
یاد آئے جو بعد سیزدہ سال

(۵) [illegible] اس امر میں بھی بڑی خیریت رہی
خیریت یہ تھی کہ مسٹن [illegible]
فسادیوں نے [illegible] ولایت میں [illegible]
[illegible] کی۔ [illegible]
[illegible] کیا کرتے [illegible]

[illegible] کی خیریت [illegible] یہاں سے [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible]
تھا۔ یہاں [illegible] کی [illegible] تھی؟
پھر پوچھا گیا کہ [illegible] اب؟ [illegible]
کے جواب دیا گیا [illegible] اب اور کب کی تفصیل نہ پہلے
کی گئی تھی نہ آج کی گئی [illegible]
[illegible] کے ہوش درست ہو گئے۔ ہندوستانی اہل
علم و فن نے مسٹن [illegible] کے سب [illegible]
پر [illegible] کی ہے

[illegible]
[illegible]

[illegible] انجام بخیر ہوا۔

(۶) [illegible] کیا [illegible]
ان کا سارا [illegible]
اور [illegible] کی حکایت ہے۔ [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] گی ہے۔

اچھا بتائیے آپ بجز خیریت کے اس واقعہ کو
اور کن لفظوں میں تعبیر کریں گے۔

(۷) [illegible] اور خیریت رہی۔
(۸) [illegible] دوسرے مقامات پر [illegible]
بھی گئے اور خیریت رہی۔
(۹) [illegible] آگئے اور خیریت رہی۔
(۱۰) [illegible] پھر بھی خیریت۔
(۱۱) [illegible] لہذا خیریت۔
(۱۲) [illegible] اور خیریت رہی
(۱۳) [illegible] اور خیریت
[illegible] دیکھ لی۔
(۱۴) آپ کے [illegible] ایک
[illegible]
[illegible] خیریت ہوئی۔
(۱۵) ان تمام باتوں کے علاوہ کسی [illegible] خیریت
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible] ہے

ساری الا بلا اسی کا [illegible] آدھا حصہ [illegible]
[illegible] بال بچہ کیا خیریت اسکا
نام نہیں کسی اور چیز کا نام ہے۔
واللہ آپ بھی [illegible] خیریت کا [illegible]
کر کے پھر بھی [illegible] ہے [illegible] آپ سے ملاقات
ہو گی۔

واقف

خیریت [illegible] حاضر [illegible]

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

ہو گئی ہے [illegible] کی [illegible] کارگر
عشق کا [illegible]

[illegible] بھی کیا عجب چیز ہے [illegible]
[illegible] حضرات [illegible] لگاتے ہیں [illegible]
کیسا [illegible] یقین کر لیا ہے؟
ہے کہ ہمارے دوست [illegible]

[illegible]

([illegible] نمبر [illegible])

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] محمد [illegible]

[illegible]

بمبئی میل گاڑی ہو یا پنجاب میل ہو کہیں ستر اسّی
میل کے فاصلے سے چھوٹ گئی ہو - کچھ نہیں۔
معلوم ہوتا ہے کہ کسی منچلے نے دفعہ کا پہلا
بار دو بجے کے بادشاہی خانہ کی گاڑی میں رکھ دیا تھا
مگر کوئی وجہ تھی کہ گاڑی کا تھوڑا سا حصہ اٹھا
اور حضرت ایک صحافت ماں بگڑم ہو کے رہ جاتا۔
ہم کہتے ہیں کہ یاد رہے تاریخی گاڑی اور بانسری
دونوں موجود ہیں۔ بانسری نے علامہ رازے گھر ڈسے
کی طرح روشنی جہاز کے اختیار کے ساتھ گاڑی کے
مختصر حصے کی سیج آگے لا دی جائیگی۔ کون ایسا ہوگا جو وقت
سے بے اس جیسی ہولناک چیز پر اس سگون اپنی ناک
کٹوانے کو رکھے گا۔

ابھی خدا کا شکر کرو میاں بھی اور لاکھوں یا
رسی یہ بات کہ ایسا رکاوٹ تک پہونچے کے پہلے
بھی ہم کئی آداب کر شب برات کا پٹاخا کا استقبالی
توپ کا گولا سمجھ رہے تو بھی کوئی تعجب کی بات
نہیں۔ گاڑی بہت تیزی سے چل رہی تھی۔ تین چار
منٹ تک اگر سب کے سب اصلیت اور حقیقت سے
واقف ہو سکے تو ممکن ہے۔

بجا ہے رونے گا رہے یہ بات البتہ ہے کہ آرڈیننس
کی پالیسی کے مجرموں کی فہرست معلوم ہو گئی دلی میں
بھی جرم یا ملزم تیار مل گئے اور ملا جو دیں ہیں۔
یہ صحیح ہے کہ تعیہ پابلک میں پوشیدہ تھیں اور
جن کی موجودگی بیچتے جاتے ہیں بڑا اگر گو کوئی ہے
گرانے کے گمان کے مطابق ان مجاہین کی فہرست تیار کر لیجیے
کے بعد بیان پولیس کو شریک دیسیم ہو کے
حیثیت سے گرفتار کر لینا کس قدر بے معنی معلوم ہوتا ہے
ہم سے جو پوچھیے تو ہم کہتے ہیں یہ سارا ہی خط اس
بات کی ہے جس نے پچھلی دہائی کو ہی ہندوستان کا
پایہ تخت ہے۔ جو ایسا منحوس مقام ہے جسکی انسانی
فطرت کی ہمیشہ پیاسی رہی ہے اس قابل تھا کہ ہرگز نہیں
خاندانوں کی سلاح کے بموجب جلال الدین محمد اکبر شاہ
نے صدر مقام حکومت اسی وجہ سے آگرہ مقرر کیا تھا کہ
شاہی فہرست سے بچا رہے۔ چنانچہ جب تک مغل سلطنت
نے دلّی کو جیسے آگرے کے جیسے تخت پر اپنا ایسے

دہ سے گزر رہی کرو ہو ہیں۔ وہ حضرت اورنگزیب
کے دل نے تو دو منزل سے خدا جانے کیوں پکڑی تھی جو آلی
ماجد حالی میں قیام پسند فرمایا۔ دیکھیے جس دن
حضرت شہنشاہ دلی میں داخل ہوئے تو گھوڑے پر
سوار تھے شہر پناہ سے متصل ایک کاروان سرا تھی
بھٹیاری نے جو شہنشاہ کی صورت دیکھی تو ساختہ بول اٹھی
کہ کل کی گئی سنا ہوا دیکھی دلی کو تو جاوے لیا ہے
آپ جانتے ہیں بھٹیاری و مسعود عیب کی نسبت اپنی
شہنشاہ کیوں نہ فرماتے؟ انھوں نے گھوڑے کے
پیٹ پر کھرا کر دی گھوڑا اچھلنے کودنے لگا۔
بھٹیاری بول اٹھی سے خالی تو جاتی نہیں مسعود آیا
سنا آپ نے؟ پہلی جیسی تھی وہ بطور نذر استقبال
پیش کی گئی۔ اسکے بعد عالمگیر کو کی نسبت
ہونے کی توفیق ہوئی تو آگے جانشینوں کو۔ دربار
کے اول آگ برسانے لگے۔ نادر کا
حملہ ہوا۔ دلی کی اینٹ سے اینٹ بجی۔ غلام قادر کا ہیجڑ
ناچ ہوا۔ سانس لینے کی مہلت اس وقت ملی
جب تک جہاندار شاہ، رنگون نہ پہونچے۔

اسے حضرت عالمگیر کی نام نقائص ہیں ہم کے
گوروں کے کیا رکھا ہے اگر طرف اگر ذرا
ہوشیار ہوتی اور مسجد سے کنارہ کر لی تو دتی
کی جگہ جو آگرے تھا بھرج تھی اور وہیں سے راج
کرتی۔ اگر کوئی پیدا بھی ہو جاتا تو
آنے والے کا مجاہد آگرہ جا کر خود ہی پہنچ جاتا۔
دنیا کے مورخوں کی تاریخ میں ایسا کوئی شہر نہیں
دکھا سکتے جو انقلابی واقعات خونریزی اور خطرناک
ہنگاموں سے خالی ہو۔

کن حجاب العرب صلت ہو الّا اسد
ہم چلے رہے ہیں ہم در قدری سے افتخار

یہ صحیح ہے کہ دہ داد تھی شخصیت کا اور زمانہ ہے
شخصیت دہ پہلی جمہوریت کا کس قدر فرق ہے لیکن
گزرے ہوئے واقعات اور حال کے واقعات میں بھی
اتنے ہی فرق ہے کوئی زیادہ فرق نہیں۔ یعنی آج
ہندوستان پر ایک قاعدہ قانون ضابطہ کے ساتھ
سوا اس پر حکومت کی جاتی ہے اور اس قانون کی پابندی

بھی سختی کے ساتھ ہوتی ہے ہر شخص ضابطہ حاکم و
رعیت کے درمیان قائم کر دیا گیا ہے اور ہر ایک اس
حد میں ہو یا حد سے تجاوز نہ کرے تیا قانون تھا اور وضع
قانون کا حق ہر صاحب اختیار کو تھا سلطنت مغلیہ کی
حکومت مضبوط ہے اور وہ طرز ہوا انھیں سونپتا تھا۔
مگر اسکے ساتھ ہی جیسے قانون کا طریقہ اور
بھی آیا نادر کر دی کا جاتا تھا اسلیے کہ رعیت بھی
صاحب اختیار تھی۔ حال کے قانون کی پابندی
اچھی طرح ہوتی ہے اور ان قوانین میں بہت سے
قانون ایسے بھی ہیں جنکو رعیت پسند نہیں کرتی اور وہ
انصاف پر مبنی نہیں ہیں۔ اختیار سلب ہو گیا ہے
کلّو کی کا جاتا ہو تا تو پھر تک مارے قرط جاتا
غلامی زنجیر کا توڑنا آسان نہیں جب تک
دلی کا منحوس مقام مرکز نہیں بنا تھا اس وقت تک
غلامی زنجیر کے لیے سوراخ تیار کرنے کی ضرورت رہا
کو شاں نہیں ہوئی۔ اب حضرت یوں ہے
اب اس نحوست کا دفعیہ یوں ہی ممکن ہے کہ حکومت
منحوس اور غیر ضروری قوانین کی زنجیریں ڈھیلی
کر دے اور اہل ہند سے کہے کہ تم اپنی گرفتاری کے
واسطے خود ہی اپنی خوشی سے نئی زنجیریں بنا لو۔
قانون سے آشنا نہ ہونا ہے ہے نہ کوئی منحوس مقام
یا کسی قانون کے خیرت پر قرار رکھ سکتا ہے پس
کوئی نہ کوئی قانون ہوگا ضرور ہمارا یہ خیال ہے
کہ وضع کے پابند ہم رہیں گے ہی چاہیے

پھر گلا یا جائے وہ قفس کی زنجیر کا

کوا چھا یہی سمی ہم صرف خراج ملک کے مستحق ہیں
ایک استمراری پٹہ لکھتے ہیں۔ قرت غیب لکھو ہم چھوڑ
اصل دیکھیے تھا کہ اس ہمارے استمراری مفادات
شامل ہوا اصل کے ہم پر ہاتھ کے بیٹھے رہیں گے
تو ہمیں اس سامان سے دور ہو ہم بھی اطمینان سے
خراب رہیں اور کلب گھر میں جا بیٹھیں۔ نہ ہم چلے
دفتر چلو نہ ہم جلسے ہیں ایک بات کہ دوسری
ہو کہ دو انگلی کا سلسلہ ہم بیٹھے ہیں دفتر
تقریر اور ... صدر تقریریں جیسے اور ہو رہی ہے
صدر ... باتیں ہم ... اپنی ذمہ داری ہے



سوجا ہوا ڈیل

کانگریس: ہوں - ہوں - ہوں - ہائے ہائے - کیا کروں؟

پنجاب: ایک گولا میری خاطر سے اور سہی - ایں ہم بالائے دوش۔



زفارت چیست بر بہار رفت است — کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

دیکھئے پھولوں کی ... رنگ ... پیدا ہوا ... خوشبو ...

... عطر حاضر ہے

کارخانہ مسٹر علی محمد علی ... چوک لکھنؤ کے عطر میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

چہ جائیکہ اگر انگریزی حکومت افغانی مثال کی ایک مدت قائم کرنے کے بعد یکبارگی خود غرضی سے اختتام گیری کا اعلان دے اور خاص یہ فرمائے کہ حکومت نے کام لے کے چند حماقتیں کیں کہ ابھی تلافی کر رہے ہیں تو بربادی اور اخبارات سخن [illegible] ہو جائیں گی۔

عزیز روس کی حکومت بقول شخصے نام بڑا اور درشن تھوڑے بہت نیک نام تھی کل اہل ہند کا کسوٹی پر جو اس کا سونا کسا گیا تو جید رونگی بھی خاصی جھلک دے رہا ہے۔ توقع باقی نہیں کہ [illegible] معاہدہ سودا [illegible] شکستہ حواس جلا وطن نوجوان پھر رہے ہیں اور بربادی کے سوہان پر پٹھانوں کے دندانے بنا کے رگڑ رگڑ کے گھستے پر مجبور کر رہے ہیں۔ یہ کسی آئینی کمیٹی میں نظام کی خوشحالی کی دلیل نہیں۔ ماشاءاللہ یہ بڑی حکومت ہے خاص دوست ہے [illegible] رعیت دونوں کے لیے دوست ہے

بارہا گفتم و از گفتہ خود دل شادم

عقل مشہور ہے [illegible] ناممکن ہے کہ صرف ایک ہی تدبیر ملی کی اصلی دوست ثابت کرے کوئی صاحب عقل اس بات کو اور خصوصاً واقعہ کی تائید نہیں کر سکتا جو ہمارے دوست [illegible] بے دلی [illegible] کی خونریزی میں [illegible] ہوتے وقت [illegible]۔ امید ہے کہ اب ہم بربادی [illegible] دشمن کی زہر آمیز نصیحت پر [illegible] اعتماد نہ کرینگے اور دوست نظام کو طرفدار رکھ کے ہندوستانیوں کا اپنا عاشق صادق ثابت فرمائیں گے۔ فقط۔

حماقتوں کی فہرست بیوقوفیوں کا پشتارہ

ٹیلے صاحب ہنستے کھیلتے ہیں۔ دنیا میں آج حماقت کا رواج نہ ہوتا تو اس [illegible] کی زندگی کا مزہ ہی نہ رہتا۔ یہ نہ سمجھئے کہ احمق کسی ادبار زدہ شخص کا لقب ہے۔ نہیں اس دنیا میں اکثر صاحب اقبال احمق نظر آتے ہیں۔ سب تو سب ہماری گورنمنٹ بھی اسی ڈھنگ کی احمقوں کی سرتاج ہے یہی وجہ ہے کہ اقبال اس کے دم قدم سے لگا ہے۔ اچھا پہلے سرکاری حماقتوں کا حال جو اس پچھلے سال بھر میں گرما گرم حماقت میں کتنے گل بوٹے پیدا ہوئے۔

دنیا کا قاعدہ ہے کہ حسن عمل [illegible] کے جو صلہ میں محبت و الفت کی توقع رکھتی ہے مگر سرکاری حماقت کی بھلائی سراہنے کے قابل ہے کہ [illegible] محبت کی ترقی کا دعویٰ [illegible] یہ حماقت نہیں تو کیا ہے [illegible] ان کے اقبال ہونے میں کسے شک ہے۔ [illegible] نفرت بڑھانے کی تدبیریں خدا جانے کیا طلسم [illegible] ہیں تو محبت ہو جاتی ہے۔ ابتدائی مہینوں میں [illegible] حماقت کا ناچ کھول دیا پولیس کو گھروں میں گھس کے خالی [illegible] ہونے کا ثبوت دینا پڑا۔ گورے [illegible] افسوس کو دیکھیے اور قیصر باغ کے [illegible] لوگوں سے [illegible] فرمائیے۔ کوئی بڑا شہر ایسا ہوگا [illegible] بچا ہوگا۔ حکومت نے ڈنڈوں کے زور سے دل فتح کر لیے اور ان میں [illegible] بنا کے اپنے محبوب کی منادی کروا دی۔ [illegible] پولیس [illegible] گوشے میں محبت کے قابل فرق مال کا سراغ لگا [illegible] سرکار ضبط کر لیا۔ سائمن صاحب اپنی حماقتوں کا پشتارہ [illegible] کے چل دیے تو تشہیر کی [illegible] سازش کا عمل [illegible] اور اب تک چل رہا ہے۔ [illegible] سازش حماقت [illegible] سازش [illegible] ہونے [illegible] اس سے قبل [illegible] کا قتل کسی [illegible] شخص کے ہاتھوں ہو چکا تھا [illegible] حماقت نے اس واقعہ کو بھی [illegible] میں شامل کر دیا۔ سب سے آخری حماقت گورنمنٹ [illegible] اعلان [illegible] چنانچہ گول میز [illegible] معلوم ہوتی ہے۔ [illegible] سائمن رپورٹ [illegible] کے تحت ہے [illegible] حماقت سے شروع ہوتا ہے [illegible] حماقت [illegible] کے سوا کچھ نہیں ہوتا [illegible] سال کا آغاز بھی [illegible] سے ہوگا خدا انجام بخیر کرے۔

اب سنئے اہل ہند کی حماقت کا حال۔ [illegible] کوئی لگاؤ نہیں [illegible] اصلاح ملک کے متعلق [illegible] وہ سب [illegible] برداشت [illegible] اہل وطن [illegible] اعتباری [illegible] نہیں [illegible] ہوتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اللہ بے اعتباری [illegible] کھینچ رہی ہے [illegible] مطلب [illegible] آیا [illegible] جب [illegible] اہل ملک کو مطالعہ کی خبر [illegible] آپ [illegible] حماقت [illegible] تھا۔ [illegible] جلسوں کی حماقت [illegible] سرزد ہوئی کہ [illegible] ہندوستانی [illegible] لینے کی غرض سے [illegible] ابھی تم خود ہی [illegible] گیا ہے۔ آخر [illegible] حکومت [illegible] حال [illegible] گر تم تو [illegible] نظام نامہ مرتب کر سکو گے جو تمہارے باہمی [illegible] تو اللہ [illegible] کے اس طعنہ آمیز حماقت کا جواب بایں الفاظ دیجئے:

"[illegible] اگر ایسے ہی ہوتے تو پھر آپ کی ضرورت کیا تھی۔ پہلے آپ اپنے آئینہ [illegible] کہ اب کیا ارادہ ہے کہ ہم کو [illegible] ہمارے دل ہی سے ہم بھی عرض کرینگے خداوند نعمت [illegible] اگر ہم [illegible] ظاہر کر دیں گے تو خود ہی آپس میں پھوٹ پیدا کرنے کا [illegible] جناب کی [illegible] حماقت [illegible] کا حال [illegible] معلوم ہے [illegible] فرمایا [illegible] نقصان [illegible] عرض کرینگے [illegible] کے متعلق آپ کی [illegible] دوست دشمنی ہے؟"

[illegible] اقوام کی حماقت [illegible] عقل [illegible] ہے اور [illegible] کی عقل [illegible] حماقت [illegible] مرتب کیا گیا اس نے [illegible]

تمہارا بھی ... وقت اور موجودہ حالت ہو ... واسطے اور اس واسطے ان ہندوؤں نے کانگریس کی تجویز میں مسلمانوں کو شریک ... کیا گیا جس ... مسٹر ... صاحب ... دعا بھی ... سے تباہ ہو گئے ... کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے کبھی ... اچھا نہیں ... واسطے ... کان ... دیا۔ اب تک ہم ... کچھ ہوتے ... مگر ... کی چال تھی جو ... کرتے ... کوئی ... مسلمانوں کے اتفاق ... وقت ہے ... پنڈت ... چلیں مسٹر ... صاحب ... اور طاقت ... گے ... خون آلود کرنے۔ ... کی حمایت کے ... صاحب ... آپ نے فرمایا کیا؟ تمہارا ... یاد ہے کہ ہم ... کرنا ... سے ... ہیں ... آؤ ہم سے بات چیت کرو۔ ... بات چیت میں ... کی طاقت کا ... اور اس ... کہ تمام ... قیدیوں کو ... چھوڑ دے ... ایک فریق نے ... دوسرے فریق نے ... دیا۔ ... کی ایک ... سائیکل ... شروع ہوئی ... جلد ... تو ... ہم ... ہم نے کوئی نہیں ...

اس وقت ... بھی کی ... نہیں ... گول میز ... کانفرنس ... جو ... ہمارے ... وقت ... مسلمانوں ... کا فائدہ ... ہندوستان ... ہم ... ہو ... تب ہی ... کے ... کر ... یونین ...

آپ ... کی ... طاقت ... لکھا ... کہ ... آئے ... ہی ... کیا

گزشتہ بیداری کی ... دوراتی ہیں ... ہوتا ممکن ہے ... ہوتا ممکن۔ ... سکا ... کریں ... کی ... باقی ... آپ کے ... ہندوستانی ... ایک ... سب ... ہے ... کو ... حکومت ... پولیٹکل ... شیطان ...

مدت تیرے اسیران محن کیا ہے
گل کے سوا ... زندان ...

آپ ... اختیارات استعمال کر سکتے ہیں۔

بہر حال ... حکومت کی طاقت ... ہے ... تمام ... کی ... ہی حالت ... پڑ جاتا ہیں۔

کانگریس کا جلسہ ... کی ... طاقت کی ... حالت ...

المختصرات

سال ... ہندوستانی ... اخبار ... پیدا ... سرکاری ... صاحب ... ہندوستانی ... نقصان ... نہیں ... کا ... اور ...

اس وہ نہیں ... پرست ...
جس کو ... ایک ...

تعصب ... ایک صاحب ... ایک شعر ... آپ ... شمع روشن ... پروانے ... کو ... پاؤں کاٹ ڈالے۔

اگر ... صحیح ... ہے ... پاؤں ... ایک ... ہوگی۔

خدا ... کی ... پاؤں ... ہے۔

تسیلی دور کرنے کی تدابیر

[illegible] آپ کو اس [illegible] کتاب میں [illegible] اس کے واسطے کتاب میں [illegible] کسی اُستاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں یہ کتاب [illegible] اس کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] جریان، [illegible] کی خرابی۔ [illegible] اور دیگر امراض [illegible] ویدشاستری [illegible]

ایجنٹ اور [illegible] لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ [illegible] جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible] ایجنسی [illegible]

(۴) حساب [illegible] ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] طبیبوں [illegible] صحت [illegible] اور اس عالم [illegible] صحت [illegible] بیمار [illegible] ہیں۔ اگر آپ [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو [illegible] دواخانہ [illegible] فہرست [illegible] تا محصول [illegible] طلب فرمایئے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ

(۱) اُردو [illegible] ادبی اخلاقی مضامین اور کارٹونوں کا مجموعہ [illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible]

(۲) [illegible] جلدیں [illegible] ۱۹۲۸ء [illegible] قیمت مع محصول [illegible]

(۳) جلد [illegible] کے بہترین نمونے موجود ہیں [illegible] جلد طلب فرمایئے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب [illegible] لکھنوی [illegible] عراق [illegible] آنہ علاوہ محصول [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible]

[illegible]

وہ [illegible] ایک [illegible]

[illegible] مشہور و معروف کتاب ہے۔

[illegible]

[illegible] کو

[illegible]

[illegible]

مصنفہ اُستاد محمد علی خان

[illegible] اس کتاب میں [illegible] نقل کی گئی ہیں [illegible] اُستاد [illegible] ایک [illegible] کام [illegible] اُستادوں کا [illegible] موجود ہے۔

اصلی قیمت [illegible] علاوہ محصول [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اُردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر جنرل بکڈپو پاٹا نالہ لکھنؤ